پوشی کر کے اسکی نوعیت بدل سکتی ہے۔ چنانچہ فاضل مصنف نے لکھا ہے کہ یہاں پر اس سوال کا جواب دینا بھی بے جا نہ ہوگا کہ مجھے کھلے بندوں حقائق بیان کرنے ضرورت کیوں پیش آئی جامعہ پنجاب میں تدریس کی تربیت حاصل کرنے کے دوران مجھے شدت سے یہ احساس ہوا کہ سر سید کے تعلیمی فلسفے میں بعض اساتذہ کرام کے لیکچروں میں تضادات پائے جاتے ہیں۔ میں نے اصل مآخذ کی طرف رجوع کیا تو بعض ایسی باتیں علم میں آئیں جو اس وقت عجیب لگیں۔ میں عجیب محسوس ہونے والی ان تحریروں کے اقتباسات نقل کر کے نوٹ بک میں محفوظ کرتا رہا تاکہ اس موضوع کے مجموعی تجزیئے میں کار آمد ثابت ہوں"۔

مصنف نے انتہائی عرق ریزی سے اصل مآخذ کی طرف رجوع کیا ہے اور سر سید احمد خان کے افکار و نظریات کا نقش خود انکی تحریرات و مضامین کے حوالے سے پیش کیا ہے۔ تحقیق و تنقید اور ریسرچ کے حوالے سے کتاب کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گلدستہ: جناب محمد موسیٰ بھٹو صاحب۔ ضخامت: ۲۳۲ صفحات

قیمت: ۵۰ روپے۔ ناشر: سندھ نیشنل اکیڈیمی ٹرسٹ حیدر آباد

محمد موسیٰ بھٹو صاحب سندھ کے نامور اہل قلم، ادیب اور دانشور ہیں۔ تصنیف و تالیف کے میدان میں آپ کی کاوشیں لائق تحسین و آفرین ہیں۔ مختلف موضوعات پر آپکی تحقیقی کتابوں کی تعداد تقریباً دو درجن سے زائد ہے۔ تحقیق و تنقید کے ساتھ ساتھ ایک ماہنامہ رسالہ بھی سندھی زبان میں "بیداری" کے نام سے چلا رہے ہیں۔ صوبہ سندھ میں اسلامی صحافت کی ترویج میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے بلاشبہ ان کی ہر تصنیف فکر و نظر کے نئے زاویوں سے قاری کو روشناس کراتی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب، میں ان چند اصحاب قلم ارباب دعوت و تحریک اور اہل علم و دانش کے خطوط ہیں جو کہ انہوں نے مرتب کو وقتاً فوقتاً مختلف موضوعات پر ارسال کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ صاحب مکتوب کا مختصر تذکرہ و تعارف بھی شامل ہے اور ان حضرات کے فکر و عمل کا جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ جدید اصول تحقیق کے مطابق فہرست میں آپ نے درجہ بندی بھی کی ہے جو کہ انتہائی ضروری امر ہے۔ مولانا وحید الدین خان کے متعلق مقالہ تو بہتر ہے مگر اب آپ کی فکری کجی نے عجیب صورتحال پیدا کی ہے۔ اللہ ہمیں سوء خاتمہ سے بچائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆